بسم اللہ الرحمن الرحیم

شلوار پر پیشاب کے قطرے لگ جائیں تو پاک کرنے کا طریقہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ

(1) اگر کپڑوں پر پیشاب کے قطرے لگ جائیں تو ان کپڑوں کو پاک کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟ مثلاً میں مسجد میں ہوں یا وضو خانے میں ہوں اور وضو کے دوران پیشاب کے چند قطرے شلوار پر لگ گئے، ایسی صورت میں وہاں شلوار دھونا ممکن نہیں ہوتا، تو کیا صرف گیلا ہاتھ کپڑے پر پھیر دینا کافی ہے؟ اور اگر کافی ہے تو کیا ایک مرتبہ پھیرنا درست ہے یا دو تین مرتبہ؟ نیز گیلا ہاتھ پھیرتے وقت بسم اللہ پڑھنا یا لاالٰہ الا اللہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

(2) دوسرا سوال یہ ہے کہ بعض اوقات چلتے ہوئے پیشاب کے قطرے نکل جاتے ہیں، ایسی صورت میں یہ یقین سے معلوم نہیں ہوتا کہ پیشاب کے قطرے کپڑے کے کس حصے پر لگے ہیں، تو اب کیا اندازے سے اس جگہ پر گیلا ہاتھ تین مرتبہ پھیر دینے اور کلمہ یا بسم اللہ پڑھ لینے سے کیا کپڑا پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب

(1) پیشاب ایک غیر مرئیہ (سوکھ جانے کے بعد دکھائی نہ دینے والی) نجاست غلیظہ ہے، کپڑے کے جس حصے پر پیشاب کے قطرے لگ جائیں تو وہاں صرف ایک یا اس سے زائد بار گیلا ہاتھ پھیر دینے اور ساتھ بسم اللہ یا کلمہ وغیرہ پڑھ لینے سے کپڑے کا وہ حصہ پاک نہیں ہوگا، بلکہ اُسے شرعی طریقہ کار کے مطابق دھو کر پاک کرنا ہوگا۔ دھو کر پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ نیچے بیان کردہ طریقوں میں سے کسی بھی طریقے سے پاک کیا جاسکتا ہے۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ کپڑے کے صرف اُس ناپاک حصے کو تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی قوت سے نچوڑیں کہ مزید نچوڑنے سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، تیسری بار میں طاقت بھر نچوڑنے سے کپڑے کا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی بار کپڑے کے اُس ناپاک حصے پر اتنا زیادہ پانی بہا دیں کہ نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان ہو جائے، اس طرح بھی کپڑے کا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ بہتے پانی مثلاً نَل کے نیچے کپڑے کا وہ ناپاک حصہ رکھ کر نَل کھول کر اتنی دیر پانی سے دھویا جائے کہ نجاست کے زائل ہونے کا ظنِ غالب ہو جائے، تو کپڑے کا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔ البتہ اِس طریقے میں نَل کے نیچے رکھ کر دھونے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ پاک ہو جانے کے ظن غالب سے پہلے ناپاک پانی کا ایک چھینٹا بھی بدن، کپڑے یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔

واضح رہے کہ اگر کپڑوں پر پیشاب کے قطرے لگے ہوں اور وہ ایک درہم کی مقدار سے زیادہ جگہ پر پھیل جائیں تو صحیح شرعی طریقہ کار کے مطابق پاک کئے بغیر اُن میں نماز نہیں ہوگی۔ اگر ایک درہم کی مقدار کے برابر ہوں توپاک کئے بغیر اس میں پڑھی گئی نماز واجبُ الاعادہ ہوگی یعنی پاک کر کے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ نیز مذکورہ دونوں صورتوں میں جان بوجھ کر ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنے والا گنہگار بھی ہوگا۔ اگر پیشاب کے قطرے ایک درہم کی مقدار سے کم جگہ پر پھیلے ہوں توپاک کئے بغیر بھی اس کپڑے میں نماز توہوجائے گی مگر ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنا خلاف سنت ہوگا۔ یادرہے کہ پیشاب ایک درہم ہونے سے مراد اس کی لمبائی اور چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رُک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہتھیلی پر باقی ہوگا، اُتنا درہم سمجھا جائے گا۔

(2) شلوار میں پیشاب لگنے کی جگہ معلوم نہ ہونے کے بارے میں حکمِ شرعی یہ ہے کہ اس صورت میں اتنا تو معلوم ہوتا ہی ہے کہ ناپاکی شلوار پر شرمگاہ والے حصے کے قریب کپڑے پر ہی لگی ہے، اگرچہ یہ متعین طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ اُس حصے میں بھی کون سی جگہ ناپاک ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں کپڑے کو پاک کرنے کے تین طریقے ہوسکتے ہیں:

<u>ایک</u> یہ کہ شرمگاہ والے کپڑے کے حصے اور اس کے آس پاس کے کپڑے کے پورے حصے کو ہی دھولیا جائے۔ یہ سب سے بہتر اور احتیاط والا طریقہ ہے۔

<u>دوسرا</u> یہ کہ اگر اس پورے حصے کو دھونا نہ چاہے تو غور و فکر کرلیا جائے کہ شرمگاہ کے قریب کون سا حصہ ناپاک ہوسکتا ہے، پھر جس حصے کے بارے میں غالب گمان ہو کہ یہی ناپاک ہوا ہوگا، تو صرف اسی حصے کو دھولینے سے کپڑا پاک ہوجائے گا۔ غور و فکر کر کے کسی حصے کو دھونے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر بعد میں معلوم ہو کہ کپڑے کا کوئی اور حصہ ناپاک تھا تو اب اس حصے کو دھونا تو لازم ہوگا، مگر اس میں پہلے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ لازم نہیں ہوگا۔

<u>تیسرا</u> یہ کہ اگر بغیر غور و فکر کے یونہی کوئی حصہ دھولیا تو بھی کپڑا تو پاک ہوجائے گا، لیکن بغیر غور و فکر کی اس صورت میں اگر بعد میں معلوم ہوگیا کہ کپڑے کا کوئی دوسرا حصہ ناپاک تھا تو اس کپڑے میں جو نمازیں ادا کی گئی ہوں ان کا اعادہ بھی لازم ہوگا، بشرطیکہ نجاست قدرِ مانع ہو، یعنی پیشاب ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو۔

<u>بالترتیب دونوں جوابات کے جزئیات ملاحظہ ہوں:</u>

خشک منی کے علاوہ کوئی بھی نجاست کپڑوں یا بدن پر لگ جائے تو اُسے دھو کر ہی پاک کیا جائے گا، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”وفي البدائع، وأما سائر النجاسات إذا أصابت الثوب أو البدن ونحوهما فإنها لا تزول إلا بالغسل سواء كانت رطبة أو يابسة و سواء كانت سائلة أو لها جرم“ ترجمہ: بدائع میں ہے کہ تمام نجاستیں جب کپڑے یا بدن وغیرہ پر لگ جائیں تو وہ ناپاکی دھونے سے ہی ختم ہوگی، خواہ وہ نجاستیں تر ہوں یا خشک، وہ نجاستیں بہنے والی ہوں یا جرم دار۔ (بحر الرائق، جلد 1، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، صفحہ 390، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

غیر مرئیہ نجاست کو کپڑوں سے تین مرتبہ دھو کر ہر بار نچوڑ کر پاک کیا جائے گا، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات. كذا في المحيط ويشترط العصر في كل مرة فيما ينعصر“ ترجمہ: اور اگر نجاست غیر مرئیہ ہو تو اسے تین مرتبہ دھوئے گا، اسی طرح محیط میں ہے اور جو چیز نچوڑی جا سکتی ہو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 1، صفحہ 42، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہت زیادہ پانی بہا کر غالب گمان کر کے بھی پاک کیا جا سکتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(و) يطهر محل (غيرها) أي غير مرئية۔۔۔ (بغسل وعصر ثلاثا فيما ينعصر) مبالغا حيث لا يقطر وهذا كله إذا غسل في إجانة، أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار“ ترجمہ: اور غیر مرئی نجاست کے لگنے کی جگہ کو تین بار دھونے اور نچوڑنے کے ساتھ پاک کیا جائے گا، ان چیزوں میں جن کو نچوڑا جا سکتا ہو، (نچوڑنے میں) مبالغہ کرتے ہوئے یہاں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔۔۔ یہ سب (تین مرتبہ دھونا اور نچوڑنا) اس صورت میں ہے جبکہ اسے برتن میں دھویا جائے، لیکن اگر تالاب میں دھویا جائے، یا اس پر بہت زیادہ پانی ڈالا جائے، یا اس پر پانی جاری ہو تو بغیر نچوڑے، بغیر خشک کیے اور بار بار ڈبوئے بغیر مطلقا پاک ہو جائے گا، یہی مختار ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد 1، صفحہ 593، 597، دار المعرفۃ، بیروت)

بحر الرائق میں ہے: ”وأما حكم الصب فإنه إذا صب الماء على الثوب النجس إن أكثر الصب بحيث يخرج ما أصاب الثوب من الماء وخلفه غيره ثلاثا فقد طهر؛ لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر والمعتبر غلبة الظن هو الصحيح“ ترجمہ: اور رہا صب (پانی بہانے) کا حکم، تو جب ناپاک کپڑے پر پانی ڈالا جائے، اگر اتنا زیادہ پانی ڈالا جائے کہ جو پانی کپڑے کو لگا ہے وہ نکل جائے اور اس کی جگہ دوسرا پانی آئے تین بار آئے، تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے؛ اس لیے کہ پانی کا بہنا تکرار اور نچوڑنے کے قائم مقام ہے، اور (اس میں پاکی کیلئے) غالب گمان کا اعتبار ہے، یہی صحیح ہے۔ (بحر الرائق، جلد 1، صفحہ 250، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بہتے پانی میں بھی ظن غالب کے ساتھ پاک کیا جا سکتا ہے، چنانچہ بہار شریعت میں ہے: ”اگر نَجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوّت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے“۔۔۔ ”دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں“۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 398، 399، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نجاست غلیظہ ایک درہم، اس سے زائد یا کم ہو تو اُس کے ساتھ نماز کے حکم سے متعلق، بہار شریعت میں ہے: ”نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی

تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

اگر (نجاست) پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے"۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 389، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور معلوم نہیں کہ کونسا حصہ ناپاک ہے تو تحری یا بغیر تحری کے کوئی سا حصہ دھولیا جائے، کپڑا پاک ہوجائے گا، چنانچہ غنیۃ المتملی میں ہے: "تنجس طرف من الثوب فنسیہ فغسل طرفا منہ بتحر أو بلا تحر طھر لان بغسل بعضہ مع ان الاصل طھارۃ الثوب وقع الشک فی قیام النجاسۃ لاحتمال کون المغسول محلھا فلا یقضی بالنجاسۃ بالشک کذا اوردہ الاسبیجابی فی شرح الجامع الکبیر" ترجمہ: کپڑے کا ایک کنارہ ناپاک ہوگیا پھر وہ اسے بھول گیا، اس کے بعد اس نے کپڑے کا کوئی ایک کنارہ دھودیا، چاہے تحری کے ساتھ یا بغیر تحری کے، تو کپڑا پاک ہوگیا، کیونکہ کپڑے کا کچھ حصہ دھونے سے، جبکہ اصل یہ ہے کہ کپڑا پاک تھا، نجاست کے باقی رہنے میں شک پیدا ہوگیا اس احتمال کی بنا پر کہ شاید دھویا ہوا حصہ ہی نجاست کی جگہ ہو، اس لیے محض شک کی بنیاد پر نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ اسی طرح امام اسبیجابی رحمہ اللہ نے الجامع الکبیر کی شرح میں اسے نقل کیا ہے۔ (غنیۃ المتملی، صفحہ 179، فروع فی التطھر من النجاسات (فروع شتی)، مبطوعہ کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا دھوڈالیں، یعنی جب بالکل ہی معلوم نہ ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے، اور اگر معلوم ہو کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی، مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ناپاک ہے، تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہوجائے گا، اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے، مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس نہیں دھویا، تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں"۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 400، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1079

تاریخ اجراء: 09 شعبان المعظم 1446ھ/29 جنوری 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net